غزل

(جناب اَلم مظفر نگری)

اَلم آدابِ ضبطِ غم سے جو معذور ہو جائیں
انا الحق کہہ کے وہ ہم مشربِ منصور ہو جائیں

اگر آنکھیں حریفِ جلوہ گاہِ نور ہو جائیں
نظر کے سامنے بے پردہ لاکھوں طور ہو جائیں

تعین کی حدوں سے وہ اگر کچھ دور ہو جائیں
تو بزمِ زندگی کی رونقیں بے نور ہو جائیں

ادب ہے یہ بھی اک منجملۂ آدابِ مے نوشی
تری محفل میں ساقی بے پیئے مخمور ہو جائیں

سمجھ لو انقلاب آنے کو ہے کوئی زمانے میں
جب ہم فریاد کرنے کے لئے مجبور ہو جائیں

مذاقِ خود روی گر رہبرِ منزل نہ بن جائے
بھٹک کر قافلے منزل سے کوسوں دور ہو جائیں

ازل میں ہو چکا ہے طے کہ جو آئینِ فطرت ہیں
وہی سب زندگیٔ عشق کے دستور ہو جائیں

ٹھہر اے دل بڑھیں گے جلوہ گاہِ ناز تک اُن کی
ذرا پہلے ہم آگاہِ مذاقِ طور ہو جائیں

یہ ہے کیا راز جس محفل میں وہ ہوتے ہیں بے پردہ
وہیں پھر منہ چھپانے کے لئے مجبور ہو جائیں

بہار آئی ہے۔ اس کے خیر مقدم کے لیے ساقی
مئے گلرنگ سے جام و سبو معمور ہو جائیں

جو مستی میں انا الموجود کہہ اُٹھوں کسی دن میں
مرے نالے جوابِ نالۂ منصور ہو جائیں

وہ جلوے ہیں قریبِ جلوہ در پردہ ہستی میں
عیاں ہو کر جو ہر پردے سے پھر مستور ہو جائیں

نظر پڑنے لگا ان پر نہ کیوں اہلِ زمانہ کی
اَلم کی طرح جو اربابِ فن مشہور ہو جائیں